# کیا علماء عقل کو کوئی حیثیت نہیں دیتے؟

www.KitaboSunnat.com

فضیلۃ الشیخ
مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی رحمہ اللہ

اِقتباس وتقدیم:
حافظ محمد طاہر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

## معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

## تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى
مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

# مقدمہ

## (حافظ محمد طاہر)

عقل کی اہمیت عقلاً، شرعاً اور عرفاً ہر اعتبار سے ثابت ہے۔ تمام عقلاء کا اجماع ہے کہ جس طرح بندے کے پاس بینائی اور سماعت وغیرہ کا ہونا اس کے خلقتِ کامل ہونے پر دلالت ہے اور اندھا یا بہرہ ہونا تخلیق میں عیب ہے، بالکل اسی طرح عقل کا ہونا بندے کے لیے باعثِ شرف ہے اور عقل کا نہ ہونا، مجنون و پاگل ہونا بہت بڑے عیوب میں سے ہے۔

## دین اسلام میں عقل کی اہمیت :

نصوصِ شرعیہ میں جابجا عقل کی اہمیت کو اُجاگر کیا گیا ہے، کبھی آیاتِ الہیہ پر تفکر و تدبر کے سیاق میں جیسا کہ اللہ تعالی فرماتے ہیں :

﴿كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ ٱللَّهُ لَكُمْ ءَايَٰتِهِۦ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ﴾.

"اسی طرح اللہ تمھارے لیے اپنی آیات کھول کر بیان کرتا ہے، تاکہ تم عقل سے کام لو۔" [البقرة ٢٤٢]

﴿قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ ٱلْءَايَٰتِ ۖ إِن كُنتُمْ تَعْقِلُونَ﴾.

"بے شک ہم نے تمھارے لیے آیات کھول کر بیان کر دی ہیں، اگر تم سمجھتے ہو۔"

[آل عمران ١١٨]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ﴾.

”اس میں عقلمندوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں۔“

[الرعد : ٤، النحل : ١٢]

کبھی عقل نہ کرنے والوں کی مذمت کی گئی:

﴿ إِنَّ شَرَّ ٱلدَّوَآبِّ عِندَ ٱللَّهِ ٱلصُّمُّ ٱلْبُكْمُ ٱلَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ﴾.

”یقیناً اللہ کے ہاں بدترین قسم کے جانور وہ بہرے، گونگے لوگ ہیں جو عقل سے کچھ کام نہیں لیتے۔“ [الأنفال ٢٢]

﴿وَمِنْهُم مَّن يَسْتَمِعُونَ إِلَيْكَ ۚ أَفَأَنتَ تُسْمِعُ ٱلصُّمَّ وَلَوْ كَانُوا۟ لَا يَعْقِلُونَ﴾.

”اور ان میں سے بعض آپ کی باتیں بظاہر سنتے ہیں تو کیا آپ اپنی بات بہروں کو سنائیں گے، اور چاہے وہ عقل سے بے بہرہ ہوں۔“ [یونس ٤٢]

﴿وَيَجْعَلُ ٱلرِّجْسَ عَلَى ٱلَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ﴾.

”اللہ تو ان لوگوں پر گندگی ڈالتا ہے جو عقل سے کام نہیں لیتے۔“

[یونس ١٠٠]

﴿أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ أَوْ يَعْقِلُونَ ۚ إِنْ هُمْ إِلَّا كَٱلْأَنْعَٰمِ ۖ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا﴾

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”یا آپ یہ خیال کرتے ہیں کہ ان میں اکثر سنتے اور عقل سے کام لیتے ہیں؟ یہ تو مویشیوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی گئے گزرے ہیں۔“ [الفرقان ٤٤]

﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِن وَرَآءِ ٱلۡحُجُرَٰتِ أَكۡثَرُهُمۡ لَا يَعۡقِلُونَ﴾.

”(اے نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم!) جو لوگ آپ کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر بے عقل ہیں۔“ [الحجرات ٤]

کبھی عقل مندی کو بطورِ وصفِ حَسن ذکر کیا گیا؛

﴿وَتِلۡكَ ٱلۡأَمۡثَٰلُ نَضۡرِبُهَا لِلنَّاسِۖ وَمَا يَعۡقِلُهَآ إِلَّا ٱلۡعَٰلِمُونَ﴾.

”اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں اور انہیں صرف علم والے ہی سمجھتے ہیں۔“

[العنكبوت ٤٣]

کافر جب اپنا اُخروی اَنجام دیکھیں گے تو کہیں گے:

﴿وَقَالُواْ لَوۡ كُنَّا نَسۡمَعُ أَوۡ نَعۡقِلُ مَا كُنَّا فِيٓ أَصۡحَٰبِ ٱلسَّعِيرِ﴾.

”اور وہ (جہنمی) کہیں گے، اگر ہم نے (رسولوں کی) بات سنی ہوتی، یا عقل سے کام لیا ہوتا تو ہم (آج) جہنمیوں میں نہ ہوتے۔“ [الملك ١٠]

## وہ آیات جن کی تفسیر ”عقل“ کے ساتھ کی گئی ہے:

اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابراہیم، اسحاق اور یعقوب علیہم السلام کی صفت بیان کی ہے:

﴿أُوْلِي ٱلۡأَيۡدِي وَٱلۡأَبۡصَٰرِ﴾.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”جو بڑی قوت عمل رکھنے والے اور صاحبان بصیرت تھے۔“

(سورۃص : ٤٥)

اس میں ﴿وَالْأَبْصَارِ﴾ کی تفسیر میں امام مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

«الْعَقْلُ».

”یعنی صاحبانِ عقل تھے۔“

(العقل وفضله لابن أبي الدنيا : ٧ وسنده حسن)

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

﴿وَأَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنكُمْ﴾.

”اور اپنے میں سے دو صاحب عدل گواہ بنالو۔“

(الطلاق : ٢)

اس کی تفسیر میں امام سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

«ذَوَا عَقْلٍ».

”یعنی صاحبِ عقل۔“

(تفسير الطبري : ٩/ ٥٥ وسنده حسن)

اللہ تعالیٰ نے کچھ قسمیں کھا کر فرمایا :

﴿هَلْ فِي ذَٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِي حِجْرٍ﴾.

”یقیناً اس میں عقل والے کے لیے بڑی قسم ہے۔“

(الفجر : ٥)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اس آیت میں ﴿لِّذِي حِجْرٍ﴾ کی تفسیر میں سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں :

«لِذِي عَقْلٍ».

”عقل والے کے لیے۔“

(تفسير الطبري : ٢٤/ ٣٥٩ وله عدة طرق)

یہی تفسیر امام مجاہد (تفسير الطبري : ٢٤/ ٣٥٩)، عکرمہ (مصنف ابن أبي شيبة : ٥/ ٢٦٦) اور قتادہ (تفسير عبد الرزاق : ٣٥٩٨) رحمہم اللہ نے بھی کی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یتیموں کے بارے میں فرمایا :

﴿وَابْتَلُوا الْيَتَامَىٰ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَإِنْ آنَسْتُم مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ﴾.

”اور یتیموں کو آزماتے رہیں، یہاں تک کہ وہ بلوغت کو پہنچ جائیں، پھر اگر آپ ان میں کچھ سمجھداری معلوم کریں تو ان کے مال ان کے سپرد کر دیں۔“ (النساء : ٦)

اس آیت میں ﴿رُشْدًا﴾ کی تفسیر میں امام مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

«عَقْلًا».

”یعنی عقل مندی معلوم کر لو۔“

(مصنف عبد الرزاق : ١٥٣٣٠، مصنف ابن أبي شيبة : ٥/ ٢٦٦ وسنده صحيح)

نیز فرماتے ہیں :

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

«لَا نَدْفَعُ إِلَى الْيَتِيمِ مَالَهُ، وَإِنْ أَخَذَ بِلِحْيَتِهِ، وَإِنْ كَانَ شَيْخًا، حَتَّى يُؤْنَسَ مِنْهُ رُشْدُهُ: الْعَقْلُ».

''یتیم کی چاہے داڑھی نکل آئے اور چاہے وہ بوڑھا ہو جائے، جب تک اُس کی رُشد یعنی عقل معلوم نہ ہو جائے ہم اس کا مال اُس کے سپرد نہیں کریں گے۔''

(تفسیر الطبري : ٦/ ٤٠٦ وسنده صحيح)

اسی طرح امام ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے بھی ''رشد'' سے ''عقل'' ہی مراد لی ہے۔

(سنن سعيد بن منصور : ٥٦٥ وسنده صحيح)

امام قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

«صَلَاحًا فِي عَقْلِهِ وَدِينِهِ».

''اُس کی عقل اور دین میں درستگی معلوم کر لو۔''

(تفسیر الطبري : ٦/ ٤٠٥ وسنده حسن)

﴿لِّيُنذِرَ مَن كَانَ حَيًّا وَيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكَافِرِينَ﴾.

''تا کہ جو زندہ ہے وہ اسے ڈرائے اور انکار کرنے والوں پر حجت قائم ہو جائے۔''

[يسين : ٧٠]

اس آیت میں کی تفسیر بھی کئی مفسرین نے عقل مند سے کی ہے۔

(مسند البزار : ٣٢١١، غريب القرآن لابن قتيبة : ٧٠)

✿۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

«حَسَبُ الرَّجُلِ: دِينُهُ، وَمُرُوءَتُهُ: خُلُقُهُ، وَأَصْلُهُ: عَقْلُهُ».

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”آدمی کا حسب اُس کا دین ہے، اس کی مروت اس کا اَخلاق ہے اور اُس کی اَصل و بنیاد اُس کی عقل ہے۔“ (مصنف ابن أبي شيبة : ٥/ ٢٦٦ وسنده صحيح)

✿۔ وہب بن منبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

«كَمَا تَتَفَاضَلُ الشَّجَرُ بِالْأَثْمَارِ كَذَلِكَ تَتَفَاضَلُ النَّاسُ بِالْعَقْلِ».

”جس طرح درختوں میں پھلوں کی بنیاد پر فوقیت ہوتی ہے اسی طرح لوگ عقل کے ساتھ ایک دوسرے پر فضیلت رکھتے ہیں۔“

(العقل وفضله لابن أبي الدنيا : ٣٣ وسنده حسن)

✿۔ بعض محدثین نے اپنی کتب میں باقاعدہ عقل کی فضیلت واہمیت پر باب (عنوان) باندھے ہیں جیسا کہ امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ (٢٣٥ھ) نے باب ”فِي فَضْلِ الْعَقْلِ عَلَى غَيْرِهِ“ اور حافظ بیہقی رحمہ اللہ (٤٥٨ھ) نے ”فصل في فضل العقل الذي هو من النعم العظام التي كرم الله بها عباده“ ذکر کیا ہے۔ جبکہ بعض نے مستقل تصانیف بھی لکھی ہیں جیسا کہ امام ابو بکر ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ (٢٨١ھ) کی کتاب ”اَلْعَقْلُ وَفَضْلُهُ“ (عقل اور اس کی فضیلت) ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح امام ابن شاہین رحمہ اللہ (۳۸۵ھ) نے اپنی تصنیف ”كِتَابُ الْعَقْلِ وَفَضْلِهِ وَمَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ بِهِ مِنَ الْكَرَامَاتِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.“ کا ذکر کیا ہے۔ (الترغيب في فضائل الأعمال، ص۸۳)

## تکلیف کی بنیاد عقل ہے:

اسلام میں اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ تمام احکامِ شرعیہ کا مکلف و پابند صرف وہی ہے جس کے پاس عقل ہو اگر کوئی مجنون پاگل ہے یا اس کی عقل عارضی طور پر چلی جائے تو اس سے شریعت کے احکام وقتی طور پر اٹھ جاتے ہیں

✿۔ جیسا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ : عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ، وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَشِبَّ، وَعَنِ الْمَعْتُوهِ حَتَّى يَعْقِلَ».

”تین شخص مرفوع القلم ہیں، سویا ہوا یہاں تک کہ جاگ جائے، بچہ یہاں تک کہ بالغ ہو جائے، اور پاگل یہاں تک کہ اُس کی عقل لوٹ آئے۔“

(سنن الترمذي : ۱٤۲۳، سنن أبي داود : ٤٤۰۳)

✿۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

”اہلِ علم کے ہاں اس مسئلے میں اسی حدیث پر عمل ہے۔“

✿۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

هَذَا الْحَدِيثُ قَدْ رَوَاهُ أَهْلُ السُّنَنِ مِنْ حَدِيثِ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ رضی اللہ عنہما. وَاتَّفَقَ أَهْلُ الْمَعْرِفَةِ عَلَى تَلَقِّيهِ بِالْقَبُولِ.

"اس حدیث کو کتبِ سنن کے مؤلفین نے سیدنا علی و عائشہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے، اور اسے اہلِ علم کے ہاں بالاتفاق تلقی بالقبول حاصل ہے۔"

(مجموع الفتاوی ۱۱/۱۹۱)

✿۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

«أَمَا بَلَغَكَ أَنَّ الْقَلَمَ قَدْ وُضِعَ عَنْ ثَلَاثَةٍ: عَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يُفِيقَ، وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَعْقِلَ، وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ».

"کیا آپ کو یہ بات نہیں پہنچی کہ تین لوگوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے، مجنون سے یہاں تک کہ ٹھیک ہو جائے، بچے سے یہاں تک کہ عقل مند ہو جائے اور سوئے ہوئے سے یہاں تک کہ بیدار ہو جائے۔" (مسند ابن الجعد : ۷۴۱ وسندہ صحیح)

✿۔ امام ابن المنذر رحمہ اللہ (۳۱۸ھ) فرماتے ہیں:

«وأجمعوا على أن الفرائض والأحكام تجب على المحتلم العاقل».

"علماء کا اجماع ہے کہ فرائض واحکام عاقل بالغ پر واجب ہوتے ہیں۔"

(المغني لابن قدامة : ٦/ ٥٩٧)

✿۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَمَّا الْمَجْنُونُ الَّذِي رُفِعَ عَنْهُ الْقَلَمُ فَلَا يَصِحُّ شَيْءٌ مِنْ عِبَادَاتِهِ بِاتِّفَاقِ الْعُلَمَاءِ. وَلَا يَصِحُّ مِنْهُ إِيمَانٌ وَلَا كُفْرٌ وَلَا صَلَاةٌ وَلَا غَيْرُ ذَلِكَ مِنَ الْعِبَادَاتِ؛ بَلْ لَا يَصْلُحُ هُوَ عِنْدَ عَامَّةِ الْعُقَلَاءِ لِأُمُورِ الدُّنْيَا كَالتِّجَارَةِ وَالصِّنَاعَةِ. فَلَا يَصْلُحُ أَنْ يَكُونَ بَزَّازًا وَلَا عَطَّارًا وَلَا حَدَّادًا وَلَا نَجَّارًا وَلَا تَصِحُّ عُقُودُهُ بِاتِّفَاقِ الْعُلَمَاءِ. فَلَا يَصِحُّ بَيْعُهُ وَلَا شِرَاؤُهُ وَلَا نِكَاحُهُ وَلَا طَلَاقُهُ وَلَا إِقْرَارُهُ وَلَا شَهَادَتُهُ. وَلَا غَيْرُ ذَلِكَ مِنْ أَقْوَالِهِ بَلْ أَقْوَالُهُ كُلُّهَا لَغْوٌ لَا يَتَعَلَّقُ بِهَا حُكْمٌ شَرْعِيٌّ وَلَا ثَوَابٌ وَلَا عِقَابٌ.

"علماء کا اتفاق ہے کہ جو مجنون / پاگل مرفوع القلم ہوتا ہے اس کی کوئی بھی عبادت درست نہیں ہوتی۔ اس کی ایمان، کفر، نماز اور دیگر عبادات وغیرہ درست نہیں ہیں۔ بلکہ عقلاء کے ہاں تو وہ دنیاوی معاملات جیسے تجارت اور صنعت گری کے بھی لائق نہیں۔ وہ نہ تو کپڑا فروش بن سکتا ہے، نہ عطر فروش، نہ لوہار اور نہ بڑھئی۔ علماء کا اتفاق ہے کہ اس کے عقد کی بھی کوئی حیثیت نہیں لہذا نہ تو اس کی خرید وفروخت درست ہوگی، نہ نکاح وطلاق، نہ ہی شہادت واقرار اور نہ دیگر اقوال۔ بلکہ اس کے سارے اقوال لغو تصور کیے جائیں گے، ان سے کوئی شرعی حکم متعلق نہیں اور نہ ہی ثواب وعقاب۔" (مجموع الفتاوی : ۱۱ /۱۹۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

**تنبیہ :** عقل کی فضیلت یا اہمیت کے متعلق کئی ایک مرفوع احادیث مروی ہیں لیکن ان میں سے کوئی بھی نبی کریم ﷺ سے ثابت نہیں۔ بلکہ سب ضعیف و غیر ثابت ہیں۔

✿۔ جیسا کہ امام ابو جعفر عقیلی رحمہ اللہ (۳۲۲ھ) فرماتے ہیں :

وَلَا يَثْبُتُ فِي هَذَا الْمَتْنِ شَيْءٌ.

”اس متن (عقل کی فضیلت) کے بارے میں کچھ بھی ثابت نہیں۔“

(الضعفاء الكبير : ٣/ ١٧٥)

✿۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ (٣٥٤ھ) فرماتے ہیں :

لست أحفظ عَن النَّبِيّ ﷺ خبرا صحيحا في العقل.

”میرے علم میں نبی کریم ﷺ سے عقل کے بارے میں کوئی بھی صحیح حدیث نہیں ہے۔“

(روضة العقلاء، صـ : ١٦)

✿۔ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ (٧٥١ھ) فرماتے ہیں :

أَحَادِيثُ الْعَقْلِ كُلُّهَا كِذْبٌ.

”عقل کے بارے میں مروی تمام احادیث جھوٹی ہیں۔“

(المنار المنيف، صـ ٦٠)

## کیا عقل محدود ہے؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اہلِ عقل و دانش کا اتفاق ہے کہ انسانی حواس محدود ہوتے ہیں۔ بصارت کی ایک حد ہے، اس سے آگے وہ نہیں دیکھ سکتی، اگر کوئی اوٹ یا رکاوٹ ہو، اندھیر تاریکی ہو تب بھی بندہ نہیں دیکھ سکتا۔ سماعت کی ایک حد ہے، خاص فریکوینسی سے اوپر اور خاص فریکوینسی سے نیچے سنائی دینا بند ہو جاتا ہے، رکاوٹ یا دوری بھی سننے کے عمل پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

عمر کے تفاوت سے بھی دیکھنے اور سننے وغیرہ کی صلاحیت مختلف ہوتی ہے، کچھ چیزیں نوجوان آسانی و وضوح کے ساتھ دیکھ اور سن سکتا ہے جبکہ عموماً بوڑھے کے لیے وہ آسانی و شفافیت باقی نہیں رہتی۔

اسی طرح عقل کی بھی ایک خاص حد ہے جس سے آگے کی چیزیں عقل سے ماوراء ہوتی ہیں۔ عقل انہیں سمجھنے سے قاصر رہتی ہے۔ اگر کوئی رکاوٹ آجائے تو عقل کا عمل متاثر ہو جاتا ہے۔ عمر کے فرق میں بھی معقولیت کے درجات ہوتے ہیں۔ کچھ چیزیں بچوں کی عقل میں نہیں آتیں لیکن نوجوان انہیں آسانی سے سمجھ لیتا ہے، کبھی کوئی بات نوجوان کی عقل سے باہر ہوتی ہے اور وہی بات بزرگوں کے لیے نہایت معقولیت کا درجہ رکھتی ہے۔ مثلاً اُمورِ غیب، قبر و حشر اور برزخ و قیامت کے اَحوال وغیرہ وغیرہ اُن چیزوں میں سے ہیں جنہیں سمجھنے سے عقل اسی طرح قاصر ہے جیسے آنکھ اُوٹ کے پیچھے دیکھنے اور کان دور کی آواز سننے سے قاصر ہوتے ہیں۔

## کیا اسلام نے عقل پر روک ٹوک لگائی ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام نے انسان کے تمام حواس کو حلال و حرام کی تفاصیل میں رکھا ہے۔ آنکھ دیکھنے کے لیے ہے لیکن کچھ حرام چیزیں ہیں جنہیں دیکھنے سے منع کیا گیا ہے، کان سننے کے لیے ہیں لیکن ممنوعہ چیزیں بتائی گئیں جنہیں سننا گناہ کا باعث بن جاتا ہے، زبان بولنے کے لیے ہے لیکن اسے کن چیزوں میں استعمال نہیں کرنا اس کی تفصیلات ہمارے شریعت میں بتا دی گئیں۔ بعینہ عقل سوچنے اور فہم کے لیے ہے لیکن کن اُمور میں عقل کو استعمال کرنا اور کہاں بغیر تفصیلات جانے محض سمعنا واطعنا کہہ کر عقل کا دائرہ تنگ کرنا ہے۔ اس بارے میں بھی شریعت نے راہ نمائی کر دی ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالی کی ذات کے متعلق عقل کے آزادانہ استعمال سے منع کیا گیا ہے۔

✿۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ : مَنْ خَلَقَ كَذَا ؟ مَنْ خَلَقَ كَذَا ؟ حَتَّى يَقُولَ : مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ ؟ فَإِذَا بَلَغَهُ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ وَلْيَنْتَهِ».

”تم میں سے کسی کے پاس شیطان آتا ہے اور تمہارے دل میں پہلے تو یہ سوال پیدا کرتا ہے کہ فلاں چیز کس نے پیدا کی، فلاں چیز کس نے پیدا کی؟ اور آخر میں بات یہاں تک پہنچاتا ہے کہ خود تمہارے رب کو کس نے پیدا کیا؟ جب کسی کی سوچ یہاں تک پہنچ جائے تو اسے اللہ سے پناہ مانگنی چاہئے، اور اس پر مزید سوچنا چھوڑ دے۔“

(صحيح بخاري : ٣٢٧٦)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے ذاتِ باری تعالیٰ کے بارے میں ذہنی و عقلی اشکالات و سوالات کو کلامی و منطقی بحوث اور عقلی استدلالات سے حل کرنے کا حکم نہیں دیا، بلکہ اپنی عقل کو اُس کی حد میں رکھنے کی تعلیم دی ہے۔

✿۔ اسی طرح ایک روایت میں ہے:

«لَا تُفَكِّرُوا فِي اللّٰهِ وَتَفَكَّرُوا فِي خَلْقِ اللّٰهِ».

”اللہ تعالیٰ کے بارے میں تفکر نہ کرو، بلکہ اللہ تعالیٰ نے جو پیدا کیا ہے اس میں غور و فکر کرو۔“ (حلية الأولياء لأبي نعيم : ٦٦/٦، وسنده حسن)

یہ روایت مرفوعاً و موقوفاً کئی طرق سے مروی ہے، بعض اہلِ علم نے اسے شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے۔(الصحيحة للألباني : ١٧٨٨)

✿۔ بعض حکماء کا کہنا ہے:

«لَا يَنْبَغِي لِعَاقِلٍ أَنْ يُعَرِّضَ عَقْلَهُ لِلنَّظَرِ فِي كُلِّ شَيْءٍ كَمَا لَا يَنْبَغِي أَنْ يَضْرِبَ بِسَيْفِهِ كُلَّ شَيْءٍ».

”عقل مند کے لیے مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنی عقل کو ہر چیز کے غور و فکر میں لگا دے، جس طرح اس کے لیے لائق نہیں کہ اپنی تلوار کو ہر جگہ مارتا پھرے۔“

(العقل وفضله لابن أبي الدنيا : ٤٦)

یعنی جس طرح عقل مند اپنے اسلحے کی حفاظت کرتا ہے، اسے صرف مناسب جگہ پر بوقتِ ضرورت ہی استعمال کرتا ہے اسی طرح اپنی عقل کی حفاظت کرتا ہے اور اسے درست طریقے و جگہ میں استعمال کرتا ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

## امورِ تعبدیہ میں عقل کا استعمال:

اللہ تعالی نے جو اَحکام شریعت بذریعہ وحی مقرر کر دیے ہیں، ان میں عقلی تاویلات اور باطل قیاسات کا کوئی عمل دَخل نہیں ہوتا۔ انہیں مِن وعن بجا لانا ہی مقصودِ شریعت ہے۔ اگر ان عبادات کو محض عقلی معیارات کی بنیاد پر طے کیا جانا مقصودِ الٰہی ہوتا ہے تو انبیاء کرام علیہم السلام پر تمام شرعی احکام کی تفصیلات نازل ہونا اور پھر ان کا اپنی امتوں کو سکھلانا عبث و بے کار ہوتا۔ سلف صالحین رحمہم اللہ اس حقیقت کو جانتے تھے۔

✿۔ جیسا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

«لَوْ كَانَ الدِّينُ بِالرَّأْيِ لَكَانَ أَسْفَلُ الْخُفِّ أَوْلَى بِالْمَسْحِ مِنْ أَعْلَاهُ، وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى ظَاهِرِ خُفَّيْهِ».

''اگر دین رائے اور قیاس پر مبنی ہوتا تو موزوں کا نیچے والا حصہ اوپر والے کی بہ نسبت مسح کے لیے زیادہ مناسب تھا، مگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے موزوں کے اوپر ہی مسح کیا کرتے تھے۔''

(سنن أبي داود : ١٦٢، حسن)

ایک روایت میں ہے کہ آپ نے پاؤں کے اوپر والی طرف مسح کر کے فرمایا:

«لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَسَحَ عَلَى ظُهُورِهِمَا لَظَنَنْتُ أَنَّ بُطُونَهُمَا أَحَقُّ».

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو قدموں کے اوپر مسح کرتے نہ دیکھا ہوتا تو یہی سمجھتا کہ نچلی طرف مسح کرنا زیادہ درست ہے۔“

(مسند الحميدي : ٤٧ وسنده صحيح)

✿۔ اسی طرح جب سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ حالت اقامت اور خوف کی نماز کا قرآن مجید میں ذکر ہے جبکہ حالتِ سفر کا ذکر نہیں ہے تو انہوں نے فرمایا:

«إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ إِلَيْنَا مُحَمَّدًا ﷺ وَلَا نَعْلَمُ شَيْئًا، فَإِنَّمَا نَفْعَلُ كَمَا رَأَيْنَا مُحَمَّدًا ﷺ يَفْعَلُ».

”اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو ہماری طرف بھیجا جب کہ ہمیں کوئی علم نہ تھا تو ہم نے جس طرح محمد ﷺ کو کرتے دیکھا ہے، ہم اسی طرح عمل کریں گے۔“

(سنن ابن ماجه : ١٠٦٦ وسنده حسن)

بہر حال عبادات میں اکثریت تعبدی اُمور ہیں، یعنی اُن کی حکمت عقلی ادراک سے بالاتر ہوتی ہے جیسے نمازوں کے اوقات، ان میں رکعات اور رکوع و سجود کی تعداد وغیرہ۔ اب اگر کوئی عقل سے حل کرنا چاہے کہ آخر اتنی ہی تعداد کیوں رکھی گئی ہے تو اٹکل پچو لگانے کے بعد بھی بالآخر یہی نتیجہ ہو گا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسی طرح حکم دیا گیا ہے۔ اس کے سامنے سر تسلیم خم ہے۔

✿۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۳۱۱ھ) فرماتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بَابُ أَمْرِ النُّفَسَاءِ بِالِاغْتِسَالِ وَالِاسْتِغْفَارِ إِذَا أَرَادَتِ الْإِحْرَامَ... وَالْبَيَانِ أَنْ لَيْسَ فِي السُّنَّةِ إِلَّا اتِّبَاعُهَا، إِذْ لَوْ كَانَ مِنْ جِهَةِ الْعَقْلِ وَالرَّأْيِ لَمْ يَكُنْ لِاغْتِسَالِ النُّفَسَاءِ وَالْحُيَّضِ قَبْلَ أَنْ يَطْهُرْنَ مَعْنًى مِنْ وِجْهَةِ الْعَقْلِ وَالرَّأْيِ، وَلَكِنْ لَمَّا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النُّفَسَاءَ وَالْحُيَّضَ بِالْغُسْلِ وَجَبَ قَبُولُ أَمْرِهِ، وَتَرْكُ الرَّأْيِ وَالْقِيَاسِ.

”نفاس والی عورت احرام باندھنا چاہے تو اس کے لیے غسل اور استغفار کے حکم کا بیان اور اس اَمر کا بیان کہ سنت کی صرف پیروی ہی کی جائے گی، کیونکہ اگر عقل اور رائے کا اعتبار ہوتا تو حیض و نفاس والی عورت کو طہارت سے قبل غسل کا عقلی لحاظ سے کوئی معنی نہیں۔ لیکن جب نبی کریم ﷺ نے اس موقع پر حالتِ حیض و نفاس میں بھی غسل کا حکم دیا ہے تو آپ ﷺ کے حکم کو قبول کرنا اور رائے و قیاس کو ترک کرنا واجب ہے۔“

(صحیح ابن خزیمہ : ٤/ ١٦٠)

✿۔ علامہ شاطبی رحمہ اللہ (٧٩٠ھ) فرماتے ہیں :

أَنَّهُ غَلَّبَ فِي بَابِ الْعِبَادَاتِ جِهَةَ التَّعَبُّدِ.

”شارع نے عبادات کے باب میں جہتِ تعبد کو غالب رکھا ہے۔“

(الموافقات : ٣/ ١٣٨)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

یاد رہے کہ احکام شریعت فی نفسہ لازماً علت پر مبنی ہوتے ہیں۔ اسی لیے ان کی تعلیل کر کے دیگر چیزوں کو اُن پر قیاس کرنا مستقل باب ہے۔ البتہ کبھی تو علت ظاہر ہوتی ہے اور کبھی مخفی ہوتی ہے جو عقول سے ماوراء ہوتی ہے۔

## عقل وہی ہے جو خیر وشر میں تمیز سکھائے:

عقل کو قرآنِ مجید میں ''حجر'' بھی کہا گیا جیسا کہ فرمایا:

﴿هَلْ فِي ذَٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِي حِجْرٍ﴾.

''یقیناً اس میں عقل والے کے لیے بڑی قسم ہے۔''

(الفجر : ٥)

اس آیت میں ﴿حِجْرٍ﴾ کی تفسیر ''عقل'' سے کی گئی ہے۔ جیسا کہ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما (تفسیر الطبري : ٢٤/ ٣٥٩ وله عدة طرق)، امام مجاہد (تفسیر الطبري : ٢٤/ ٣٥٩)، عکرمہ (مصنف ابن أبي شيبة : ٥/ ٢٦٦) اور قتادہ (تفسير عبد الرزاق : ٣٥٩٨) رحمہم اللہ سے مروی ہے۔

﴿حِجْرٌ﴾ کا معنی روکنا، منع کرنا ہوتا ہے۔ چونکہ انسانی عقل بھی انسان کو غلط کاموں سے روکتی ہے، اس لئے عقل کو بھی ''حجر'' کہا جاتا ہے۔

اسی طرح عقل کو ﴿النُّهَىٰ﴾ بھی کہا گیا جیسا کہ فرمایا:

﴿إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّأُولِي النُّهَىٰ﴾.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

"اس میں اہل عقل کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں۔"

(طه : ٥٤)

"النُّهٰى " " نُهْيَةٌ " کی جمع ہے، جس کا معنی عقل ہے، کیونکہ عقل انسان کو نامناسب کاموں سے منع کرتی ہے۔"نَهٰي يَنْهٰي" کا معنی ہے منع کرنا۔"

(تفسير القرآن الكريم للشيخ بهٹوی رحمه اللّٰہ)

✿۔ عامر بن عبد قیس فرماتے ہیں :

«إِذَا عَقَّلَكَ عَقْلُكَ عَمَّا لَا يَنْبَغِي فَأَنْتَ عَاقِلٌ».

"اگر آپ کی عقل آپ کو نامناسب چیز سے روک دے تو آپ عقل مند ہیں۔"

(العقل وفضله لابن أبي الدنيا : ٣٥ وسنده صحيح)

✿۔ اسی طرح علی بن عشام کہتے ہیں :

وَإِنَّمَا سُمِّيَ الْعَقْلُ عَقْلًا مِنْ عِقَالِ الْإِبِلِ.

"عقل کا نام اونٹ کے عقال (باندھنے والی رسی) کی وجہ سے ہے۔"

(العقل وفضله لابن أبي الدنيا : ٣٥ وسنده صحيح)

✿۔ امام وکیع بن جراح رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

«الْعَاقِلُ مَنْ عَقَلَ عَنِ اللّٰهِ أَمْرَهُ وَلَيْسَ مَنْ عَقَلَ تَدْبِيرَ دُنْيَاهُ».

"عقل مند وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے احکامات کو سمجھے، عقل مند وہ نہیں کہ جو اپنی دنیا کی معاملات سمجھتا ہو۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

(العقل وفضله لابن أبي الدنيا : ٣٨، التاسع من المشيخة البغدادية لأبي طاهر السلفي: ٧٦ وسنده صحيح)

✿۔ امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

«لَيْسَ الْعَاقِلُ الَّذِي يَعْرِفُ الْخَيْرَ وَالشَّرَّ وَلَكِنَّ الْعَاقِلَ الَّذِي يَعْرِفُ الْخَيْرَ فَيَتَّبِعُهُ، وَيَعْرِفُ الشَّرَّ فَيَتَجَنَّبُهُ».

''عقل مند وہ نہیں ہوتا جو اچھائی اور برائی سے واقف ہو، بلکہ عقل مند وہ ہوتا ہے جو بھلائی کو پہچان کر اس کی پیروی کرے اور برائی کو پہچان کر اس سے اجتناب کرے۔'' (العقل وفضله لابن أبي الدنيا: ٥٦ وسنده صحيح)

## علماء کے ہاں عقل کی حیثیت :

زمانہ قدیم میں معتزلہ، فلاسفہ و متکلمین اور اہل رائے کا علماء حق پر الزام واتہام تھا کہ یہ لوگ عقل کو کوئی حیثیت نہیں دیتے، عقل کے استعمال کو جرم خیال کرتے ہیں۔ موجودہ دور کے عقل پرست فرقے، جدیدیت زدہ دین بےزار طبقہ اور بالخصوص منکرینِ حدیث کا علماء کے بارے میں وہی خیال ہے، یہ بھی علماء کو عقل سے عاری اور عقل دشمن خیال کرتے ہیں، دلائل سے جواب نہ بن پائے تو اہلِ علم کو عقل مخالف کہہ کر جان بچاتے ہیں۔ حالانکہ اَمر واقع یہ نہیں، علماء تو اُس معقولیت کے علمبردار ہیں جس کی انتہاء وبناء وحی سے حاصل ہوتی ہے، اور وحی سے بڑھ کر بھلا معقول بات کہاں سے آسکتی ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ علماء مخالف ''دانش مند'' حضرات جس عقل

www.KitaboSunnat.com

ومعقولیت کے داعی ہیں وہ یہ ہے کہ اسلام کے اصول وعقائد کو اپنی من مانی ومرضی کے تابع کر دیا جائے، اَرکانِ اسلام تک کا انکار کر دیا جائے، غیبیات پر ایمان کی بجائے انہیں انکار یا کم از کم تاویلات کی بھینٹ چڑھا دیا جائے، حرام وممنوعات کی تعداد کسی بھی طرح کم سے کم کرنے کی کوشش کی جائے، اختلاط وموسیقی اور دیگر شیطانی افعال کے متعلق واضح شرعی احکام پسِ پشت ڈال کر ''آسان راہ'' نکالی جائے۔ اس کی مثالیں ہر علماء بیزار گروہ کے ہاں باآسانی میسر آجاتی ہیں۔

عالم ربانی، فضیلۃ الشیخ، علامہ مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی رحمہ اللہ نے علماء پر کیے جانے والے اسی اعتراض کا جائزہ مختصر وجامع انداز میں لیا تھا۔ آپ رحمہ اللہ کے اس مضمون کی افادیت کے پیش نظر مختصر مقدمے کے ساتھ الگ سے پی ڈی ایف صورت میں نشر کرنے کا ارادہ بنا۔ مقدمہ لکھتے لکھتے پتا ہی نہیں چلا کہ وہ اَصل مضمون سے طویل ہو گیا۔ البتہ اس امید کے ساتھ لکھ دیا کہ طالب علم کی اِس کاوش میں کچھ چیزیں مفید ہوں گی۔ اِن شاء اللہ۔ نیز قارئین موازنہ کر سکیں گے کہ کسی طالب علم کی تحریر میں تطویل واطناب کے باوجود وہ روح اور افادیت نہیں ہوتی جبکہ اکابرین کے مختصر مضامین بھی جامعیت وافادیت سے بھرپور ہوتے ہیں۔ یہ چیز ہر آنے والے دور کی پچھلے دور کے اعتبار سے بالکل واضح نظر آتی ہے۔

✿۔ اسی لیے جب حمدون قصار رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: کیا وجہ ہے کہ سلف کا کلام ہمارے باتوں سے زیادہ نفع بخش ہوتا ہے؟ توانہوں نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«لِأَنَّهُمْ تَكَلَّمُوا لِعِزِّ الْإِسْلَامِ وَنَجَاةِ النُّفُوسِ وَرِضَاءِ الرَّحْمَنِ، وَنَحْنُ نَتَكَلَّمُ لِعِزِّ النَّفْسِ وَطَلَبِ الدُّنْيَا وَقَبُولِ الْخَلْقِ».

”کیوں کہ انہوں نے اسلام کی عزت، اپنی نجات اور رحمان کی رضا کے لیے کلام کیا ہے جبکہ ہم اپنے نفس کی عزت، دنیا کی طلب اور لوگوں میں مقبولیت کے لیے باتیں کرتے ہیں۔“

(حلية الأولياء لأبي نعيم : ١٠/ ٢٣١)

✿۔ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ (٧٥١ھ) ”کلامِ سلف“ کے بارے فرماتے ہیں :

كَلَامُهُمْ قَلِيلٌ فِيهِ الْبَرَكَةُ، وَكَلَامُ الْمُتَأَخِّرِينَ كَثِيرٌ طَوِيلٌ قَلِيلُ الْبَرْكَةِ.

”ان کا کلام تھوڑا اور بابرکت ہوتا ہے اور متاخرین کی باتیں ہوتی زیادہ ہیں جبکہ ان میں برکت کم ہوتی ہیں۔“ (مدارج السالكين - ط عطاءات العلم ١/ ٢١٣)

بہرحال آئندہ صفحات میں شیخ بھوجیانی رحمہ اللہ کا مضمون پیشِ خدمت ہے۔یہ مضمون آثارِ حنیف بھوجیانی (ترتیب: احمد شاکر، طبع المكتبة السلفیہ، جلد سوم، ص:۳۱ تا۳۳) سے ماخوذ ہے۔

حافظ محمد طاہر

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

# کیا علماء "عقل" کو کوئی حیثیت نہیں دیتے؟

## (مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی رحمہ اللہ)

علماء کے خلاف یہ مغالطہ عام طور سے شہرت پائے ہوئے ہے کہ یہ لوگ "عقل" اور "عقلیت" کو کوئی حیثیت نہیں دیتے۔ یہ مغالطہ صرف مغالطہ ہے۔ حقیقت یہ نہیں ہے۔ علماء کرام نے کبھی "عقل" پر پہرے نہیں بٹھائے قران و حدیث کے فہم کے لیے ان کے نزدیک عقل بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ کیونکہ قرآن و حدیث ہی نے عقل کی فضیلت پر زور دیا ہے اور تقلید و جمود و شکوک و شبہات کے مریضوں سے اپیل کی ہے کہ وہ انبیاء کی تعلیمات کو عقل کے میزان پائیں تول کر دیکھیں اور غور و فکر کو کام میں لائیں۔

قران حکیم نے عہد نبوی کے ایک فرقے کا بھی صحابہ رضی اللہ عنہم پر یہی الزام ذکر فرمایا ہے کہ یہ "عقل" سے عاری ہیں یعنی منافقین نے کہا تھا:

﴿أَنُؤْمِنُ كَمَآ ءَامَنَ ٱلسُّفَهَآءُ﴾ [البقرة ١٣]

چونکہ ایسے ہوا و ہوس میں سرمست لوگ اپنے مزعومات کو "عقل" سمجھ لیتے ہیں اس لیے قرآن نے فرمایا:

﴿أَلَآ إِنَّهُمْ هُمُ ٱلسُّفَهَآءُ وَلَـٰكِن لَّا يَعْلَمُونَ﴾ [البقرة ١٣]

"دیکھیے یہی کوتاہ عقل ہیں لیکن ان کو اتنا بھی پتہ نہیں۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بات اصل میں یہ ہے کہ مادیات میں مستغرق اور فسق وفجور میں لت پت گروہ جب یہ دیکھتا ہے کہ عام شاہراہ سے ہٹ کر چند پاکباز لوگ نہ صرف اپنے ہی "عمل" میں "حسن" پیدا کرتے ہیں بلکہ ان کو دوسروں میں بھی حسن عمل پیدا کرنے کی ایسی دھن ہے کہ ہر قسم کے مخالف طوفانوں میں اپنے مشن کی تبلیغ سے باز نہیں آتے اگرچہ اس سلسلے میں انہیں جان تک کی قربانی کیوں نہ دینی پڑے۔

﴿فَلَعَلَّكَ بَٰخِعٌ نَّفْسَكَ عَلَىٰٓ ءَاثَٰرِهِمْ إِن لَّمْ يُؤْمِنُوا۟ بِهَٰذَا ٱلْحَدِيثِ أَسَفًا﴾ [الكهف ٦]

تو وہ یہی سمجھتے ہیں کہ یہ مجنون پاگل اور "عقل" سے عاری ہیں جو "بازمانہ ساز" کی بجائے "بازمانہ ستیز" کے فلسفے پر عامل ہیں، چنانچہ مشرکین عرب کی طرف سے آنحضرت ﷺ تک کو "مجنون" (عقل سے عاری) کا خطاب دیا گیا۔ اللہ تعالی نے ان کو بھی عقل ہی کی دعوت دی تھی:

﴿أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا۟ مَا بِصَاحِبِهِم مِّن جِنَّةٍ﴾ [الأعراف ١٨٤]

"کبھی سوچا بھی ہے اس تمہارے ساتھی میں ذرا بھی "جنون" نہیں۔"

﴿قُلْ إِنَّمَآ أَعِظُكُم بِوَٰحِدَةٍ ۖ أَن تَقُومُوا۟ لِلَّهِ مَثْنَىٰ وَفُرَٰدَىٰ ثُمَّ تَتَفَكَّرُوا۟ مَا بِصَاحِبِكُم مِّن جِنَّةٍ﴾ [سبأ ٤٦]

"کہہ دیجیے: بس ایک بات تم سے کہتا ہوں کہ ایک ایک دو دو ہو کر سوچو! (عقل کو کام میں لاؤ گے تو تم کو معلوم ہو گا کہ) یہ تمہارا ساتھی کوئی پاگل نہیں ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یعنی عقل کو صحیح کام میں لاؤ لیکن جس کو تم "عقل" فرض کر کے اللہ کے رسول کو اس سے عاری قرار دے رہے ہو، وہ عقل نہیں، جذبات ہیں۔ اور مادی نشوں میں سرشار ہونے کی بنا پر انہیں عقل باور کر رہے ہو۔

کم و بیش ایسی ہی کچھ صورتحال آج کل درپیش ہے۔ ایک طرف تو عیش و عشرت میں سرمست اقتدار کی گدیوں پر متمکن یا اس کا امیدوار طبقہ ہے۔ جس کی پشت پناہی ایسے لوگ کر رہے ہیں جو اپنے آپ کو "علم و عقل" کا ٹھیکیدار سمجھتے ہیں اور "بازمانہ ساز" پر عمل پیرا ہوتے ہوئے امرائے جور کی کج روی اور فسق و فجور کو وجہ جواز دینے کے لیے دلائل مہیا کرتے، اور لٹریچر تیار کر کے دیتے ہیں۔ اور نام اس پر کبھی قرآن کا چپکا دیتے ہیں کبھی ثقافت وارتقاء کا:

﴿إِنْ هِيَ إِلَّآ أَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوهَآ أَنتُمْ وَءَابَآؤُكُم مَّآ أَنزَلَ ٱللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَٰنٍ ۚ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا ٱلظَّنَّ وَمَا تَهْوَى ٱلْأَنفُسُ﴾

[النجم ۲۳]

دوسری طرف بے چارے علماء ہیں جو اس امر کی پرواہ کیے بغیر کے موجودہ بے قید تمدن اور ملحدانہ ساست کیا کہتے ہیں، انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات کی تبلیغ اور نشر و اشاعت میں مصروف ہیں۔ اور اس سلسلے میں بے دینی اور معصیت کو فروغ دینے کے لیے جب قرآن و حدیث اور فقہ اسلامی کو گھسیٹنے کی کوشش کی جاتی ہے تو وہ اس پر نوٹس لیتے اور مغالطوں کے پردے چاک کرتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چونکہ عوام کی اکثریت مسلمان ہے۔ وہ سیدھے سادے اسلام کو جانتے، مانتے ہیں اور امکانی حد تک اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس بنا پر قدرتی طور پر ان پر علماء کا ہی اثر ہے۔ اوّل الذکر طبقہ یہ دیکھ کر بوکھلا جاتا ہے، اور اس کے پاس اپنے پیش رووں کی طرح اور کوئی توڑ نہیں کہ یہ "ملا" "عقل" سے عاری ہے، ترقی کا مخالف ہے، "زمانے" کا ساتھ نہیں دے سکتا وغیرہ وغیرہ:

﴿كَذَٰلِكَ قَالَ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِم مِّثْلَ قَوْلِهِمْ تَشَٰبَهَتْ قُلُوبُهُمْ﴾

[البقرة ۱۱۸]

حالانکہ مسائل حاضرہ کا کوئی مسئلہ ایسا نہیں، سیاسیات ہوں یا معاشیات، تمدن ہو یا معاشرت جس کا علماء کرام نے قرآن و حدیث و فقہی اسلامی کی روشنی میں صحیح اور درست حل پیش نہ کیا ہو۔

ان حضرات کو معلوم ہونا چاہیے کہ "ملا" کی پھبتی اڑانے سے عہد حاضر کے مسائل حل نہیں ہوں گے، وہ حل کرنے سے ہی حل ہوں گے علمائے کرام نے ہر ایسی کوشش کا اب تک بھی خیر مقدم کیا ہے اور آئندہ بھی تیار ہیں۔ لیکن اگر آپ لوگوں نے بے دینی کا نام "دین" حدیث کا نام "عجمی سازش" رکھ کر عقل بیچاری کو بدنام کرنے کی کوششیں جاری رکھیں اور فسق و فجور کی فضا کو ترقی دینے، بھانڈوں، گوئیوں کی حوصلہ افزائی کرنے کے لیے موسیقی تک کے جواز کو اسلام سے کشید کرنے کی سعی کی تو آپ کو اپنی کامیابی کے لیے پر امید نہیں رہنا چاہیے۔ ان شاء اللہ ماضی کی طرح علمائے کرام اب بھی اپنا فرض سرانجام دیں گے اور آپ کے ان حملوں کو ناکام بنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

دیں گے۔ کہتے ہیں ”درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔“ لاہور میں منعقد ہونے والے ”طلوع اسلام کنونشن“ میں پرویز صاحب نے اس امر کا اعتراف کیا ہے کہ بعض ”منکرین حدیث“ طلوع اسلام کی بنا پر نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں سمجھتے اور اس کو ”طلوع اسلام“ کی حسنات اور اس کے مطالعہ کے اثرات بتاتے ہیں۔ پرویز صاحب نے ان سے خطاب کرتے ہوئے حاضرین سے پوچھا ہے:

کیا ”طلوع اسلام“ نے آپ کو یہی تعلیم دی ہے کہ نماز نہ پڑھنے پر فخر کرو۔“

(طلوع اسلام، صـ : ١٢ - دسمبر ١٩٥٦ء)

یعنی ویسے نماز چھوڑ دو تو کوئی حرج نہیں ہاں ترک نماز پر فخر نہ کرو۔

لیکن اسی نماز کے متعلق جس کو چودہ سو سال سے مسلمان ادا کرتے آئے ہیں، فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:

«لَا إِسْلَامَ لِمَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ».

”نماز چھوڑنے والے کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔“

(کتاب الصلاة لابن القیم، صـ ٦٥١)

وصلى الله على نبينا محمد.